زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 24:6 آیت

’’کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھے گا یا دوسرے سے محبت۔ یا ایک سے مِلا رہے گا اور دوسرے کو ناچیز جانے گا۔تم خُدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔‘‘

ہم اِس تعلیم کو بخوبی سمجھتے ہیں جو کئی سالوں سے ہمیں اپنے خُداوند کے فرمودات کے متعلق دی جاتی رہی ہے۔ حال ہی میں مَیں نے سکاٹ لینڈ کے ایک خادم کے پیغام کو بڑی دِلچسپی سے پڑھا۔ جو بہت سال سے شادیوں کے ٹُوٹ جانے کو دیکھ کر فکرمند تھے اور اُنہوں نے راہنمائی کے لئے اِس حوالے کو بُنیاد بنا کر ایک ہدایت نامہ جاری کیا اور جس میں اُنہوں نے وضاحت کی کہ شادی بھی یقیناً خُدا یا اِنسان کی خدمت کرنے کے مترادف ہے اور ہمیں اُن چیزوں کو پہلے اہمیت دینا چاہیے اور باقی بعد میں آنی چاہئیں۔ وہ یہ جان کر حیران ہوئے کہ بہت ساری چیزیں اِس دِن پر غلط طریقے سے کی جاتی ہیں جب وہ رسمیں ادا کرتے ہیں۔فوٹوگرافر کو سخت قوانین کی پیروی کرنے کو کہا جاتا ہے۔ پھولوں کا اِنتظام کیا جاتا ہے اور دعوت کا اِنتظام کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور اِن کی پہلے سے تیاری کی جاتی ہے۔ وہ دیکھ سکتے تھے کہ اِنسان کو خُدا پر ترجیح دی جا رہی ہے۔ پھر یہ غلط راہ پر چل پڑتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے خط میں یہ وضاحت کی کہ شادی والے دِن بہت سی بے ہنگم باتیں کی جاتی ہیں لیکن ایک چیز ایسی ہے جو آئندہ زِندگی کے لئے حتمی طور پر حاوی ہوتی ہے۔ بے شک یہ چیز دعائیں ہیں جو خُدا کی برکت اور عہد و پیمان پر کی جاتی ہیں۔ یہ خُدا کی خدمت ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اِسے پہلی جگہ دینی چاہیے اور اِس کا اِنتظام پہلے ہونا چاہیے تاکہ شروع سے ہی شادی کی بنیاد مناسب اور مضبوط ہو۔ جب ہم شادی کے عہد وپیمان پر غور کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح سے زِندگی کی حتمی حیثیت کو بیان کیا گیا ہے۔ دیکھیں:

’’....................................

دُلہا۔ دُلہن کا نام

کیا تُو .... کو اپنی بیاہتا بیوی/شوہر ہونے کے لئے قبول کرتا ہے/کرتی ہے تاکہ خُدا کے حُکم کے مطابق نکاح کی پاک حالت میں اُس کے ساتھ زِندگی گزارے۔ کیا تُو بُرائی اور بھلائی میں، تنگی اور بحالی میں، خوشی اورغمی میں، عزت اور بے عزتی میں اُسے اپنا بنا رکھے گا / گی۔ اُس کی عزت کرے گا / کرے گی اور جب تک موت تم کو جُدا نہ کرے سبھوں کو چھوڑ کر صرف اُسی کے ساتھ رہے گا / گی۔‘‘

اُنہوں نے لکھا کہ اگر ہم شادی کے عہد و پیمان پر غور کرنے کے لئے اُتنا وقت صرف کریں جتنا کہ دعوتِ ولیمہ پر سیٹوں کے اِنتظام کے لئے کرتے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ بہت کم طلاقیں ہوں گی۔ طلاق بہت تکلیف دیتی ہے۔ ایسی شادی جو زِندگی بھر کے لئے ہوتی ہے اُس جوڑے کے لئے خوشی اور تحفظ کا باعث ہوتی ہے اور بچوں کو ایک مضبوط بنیاد مہیا کرتی ہے جس پر وہ اپنی زِندگی بنا سکیں۔ یہ اِتنا آسان تو نہیں ہے اِس کے لئے وقت لگتا ہے اور محبت، سمجھداری اور لگاؤ اور سب سے بڑھ کر دُعا کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اِس کے لئے کوشش کرنے میں ہی فائدہ ہے۔

جب شادی کا لباس آپ کو فٹ نہ آئے اور شادی کی تصویریں مدھم پڑ جائیں تو شادی کا بندھن پھر بھی مضبوط رہے گا۔

اگر ہم اِس حوالے پر غور کریں تو ہم بہت جلد دیکھ لیں گے کہ یہ ہماری زِندگی کی دوسری چیزوں کے لئے بھی مفید ہے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.18 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: یعقوب 5:7 تا 9 آیت

’’پس اَے بھائیو! خُداوند کی آمد تک صبر کرو۔ دیکھو۔ کسان زمین کی قیمتی پیداوار کے اِنتظار میں پہلے اور پچھلے مینہ کے برسنے تک صبر کرتا رہتا ہے۔ تم بھی صبر کرو اور اپنے دِلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خُداوند کی آمد قریب ہے۔ اے بھائیو! ایک دوسرے کی شکایت نہ کرو تا کہ تم سزا نہ پاؤ۔ دیکھو مُنصف دروازہ پر کھڑا ہے۔‘‘

ہماری اِس تیز رفتار زِندگی میں لفظ ’’صبر‘‘ کوئی غیر مانوس سی چیز لگتا ہے۔ حالانکہ ہم سب اِس کی خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ ’’صبر‘‘ خُدا کے فضل سے دیا جاتا ہے اور یہ ہمارے بس میں نہیں کہ جب ضرورت ہو اِس کو حاصل کر لیں۔

’’صبر‘‘ روپے پیسے کی طرح نہیں۔ یہ ہماری زِندگیوں میں صبر کے خلاف چلتا ہے۔ بدی ہمارے احساسات کو دینوی چیزوں کی طرف لے جاتی ہے اگرچہ ہم خُدا کی بادشاہت کی باتیں کرتے ہیں اور اپنے اِیمان کے عظیم مقاصد کو بیان کرتے ہیں لیکن ہمارے احساسات ہمیں دوسرے مقاصد کی طرف لے جاتے ہیں۔ جس طرح ایک زمیندار کو فصل کی کٹائی تک صبر کرنا پڑتا ہے اِس طرح ہمیں بھی خُداوند کے بیج کے بڑھنے تک صبر کرنا چاہیے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمیں خود بھی کافی زیادہ صبر کرنا چاہیے جب تک کہ رُوح کے پھل ہماری زِندگی میں ظاہر نہ ہوں بے صبری اِس کو تباہ کر دے گی۔

بشپ بسیلوس (Basilius) نے مستقبل کے نامزد بشپ اگستمس (Agustmus) کی ماں مونیکا (Monika) کو جو کہ اپنے بیٹے کے لئے افسردہ تھی یہ کہہ کر تسلی دی: ’’صبر اُمید اور اِیمان ہے۔ بے صبری اِس کو چھوڑ دیتی ہے۔‘‘ خُدا کڑوے دانوں کو بھی گندم کے دانوں کے ساتھ اُگنے دیتا ہے اور پھر اُن کو علیحدہ کرتا ہے۔

وہ ہماری مدد کرنے سے کبھی انکار نہیں کرتا لیکن اپنے سورج کو نیکوں اور بدوں اچھے اور بروں دونوں پر چمکاتا ہے تاکہ اُن کو موقع دے کہ وہ توبہ کریں۔ کیونکہ توبہ کے وسیلے ہر شخص خُدا کے قریب آتا ہے اور پھر اُس کو سنجیدگی سے لے لیا جاتا ہے۔ پطرس رسول ہماری حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

2-پطرس 15:3 آیت:

’’اور ہمارے خُداوند کے تحمّل کو نجات سمجھو......ؔ‘‘

مکاشفہ 10:3 آیت میں ایک وعدہ کیا گیا ہے:

’’چونکہ تُو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے اِس لئے مَیں بھی آزمائش کے اُس وقت تیری حفاظت کروں گا جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لئے تمام دُنیا پر آنے والا ہےؔ‘‘

ایک اُستاد نے ایک دفعہ سکھایا کہ ’’صبر کرنے والا اپنے آپ کو بڑی فروتنی اور عزت کے ساتھ خُدائے عظیم کے سامنے حلیم کر دیتا ہے (جھک جاتا ہے) جب بھاری بوجھ اُس پر ڈال دیا جاتا ہے (تو وہ سکول سے بھاگ جاتا ہے) لیکن اپنا اعتماد نہیں کھوتا۔ صبر اِیمان سے پیدا ہوتا ہے بے صبری خُدا سے دُور زِندگی میں آتی ہے۔‘‘

صبر کرنے والا اپنا بوجھ خوشی سے اُٹھاتا ہے اپنے وقت پر صبر ثابت کرتا ہے کہ وہ اِنتظار کر سکتا ہے جب کہ ہر چیز عمل کا مطالبہ کرتی ہے جب تک کہ رُوح القدس کی طرف سے صاف واضح ہدایت نہ ملے۔

مندرجہ ذیل میں اپاسٹل سٹ ویل (Sitwell) جو کہ انگلینڈ کے کیتھولک اپاسٹالک چرچ کے دسویں اپاسٹل بنے اُن کے وعظ میں سے اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ اِس کی افادیت آج بھی ختم نہیں ہوئی۔

’’صبر سے زیادہ کسی سبق کو سیکھنا مُشکل نہیں ہے۔‘‘

یعقوب رسول صبر کو ایک بہت بڑی خوبی بیان کرتا ہے جب کہ ہم خُداوند کی آمد کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ وہ پشینگوئی کرتا ہے کہ آخری وقت میں ظلم اور طاقت اِستعمال ہو گی اور پھر مزید کہتا ہے ’’اگر لوگ تم سے بے اِنصافی بھی کریں تو صبر کرنا کیونکہ خُداوند کا دِن قریب ہے!‘‘ لیکن مسیحیت اِسے بھول چکی ہے لوگ غُصّے میں آ جاتے ہیں اور شیطان کہتا ہے ’’اُس پر لعنت جو تمہیں تکلیف دے!‘‘ شاید ہی کوئی مسیحی ہو گا جو کہے ’’اِس لئے تم صبر کرو!‘‘ آئیے ہم اِس فضل کے لئے دُعا کریں۔ آئیے صبر کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں۔ یہ خاموشی اور حلیمی کا زیور خُدا کی نظر میں قابلِ تعریف ہے۔

آخری دِنوں کی ایک اہم نشانی بے صبری ہے۔ پطرس رسول کا مطلب یہ ہے کہ اِس کی وجہ سے ایسی حالت بن سکتی

ہے کہ ہم خدمت کرنے کو چھین لیں۔

آج کوئی شخص اپنے احساسات کے مجروح ہونے کی صورت میں یہ کرتا ہے کہ وہ اپنی کام کرنے کی جگہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ یہ بھی آخری زمانے کی نشانی ہے اگر کوئی آپ کو تکلیف دیتا ہے تو سیدھے اُس کا جواب نہ دیں نہ زبانی طور پر نہ لکھ کر۔ زیادہ بہتر ہے کہ آپ اگلے دِن تک یا اگلے ہفتے تک اِنتظار کرلیں اگر آپ کو غُصہ ہے۔ اگر لوگوں نے غُصّے والا جواب دیا ہے تو پھر بھی اِنتظار کریں۔

باقی چیزوں کے لئے بھی ہمیں صبر کی نعمت کی ضرورت ہے اُن لوگوں کے لئے بھی جو خُدا کے کلام سے بے اِنصافی رکھتے ہیں، جو کلام پر حملے کرتے ہیں اور جھوٹے اِلزام لگاتے ہیں۔ جو سچائی کو ردّ کرتے ہیں اور اُس کے متعلق افواہیں پھیلاتے ہیں لیکن اگر ہم صبر کرتے ہیں تو یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ ہم اُس کے چرواہے اور وارث ہیں۔

آیئے ہم روزانہ خُدا کی بُلاہٹ کو حاصل کریں کہ وہ ہمیں اپنا فضل عطا کرے۔

اپاسٹل سیٹ ویل (1845)،
مرحوم اپاسٹل ویلفروڈ بیرن
(جرمنی

Word of Life No.19 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: پیدائش 22:8 آیت

''بلکہ جب تک زمین قائم ہے بیج بونا اور فصل کاٹنا۔ سردی اور تپش۔ گرمی اور جاڑا دِن اور رات موقوف نہ ہوں گے۔''

نُوح کے عظیم طوفانِ گُناہ کے بعد خُدا کے اِن اِلفاظ نے زمین پر ایک نئے طریقے کا اعلان کیا۔

طوفان سے پہلے لوگ جس طرح کی زِندگی بسر کرتے تھے اُس کی نوعیت میں ایک بڑی تبدیلی کو رُونما ہونا تھا خُدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ اُس سے پہلے زمین پر کوئی بارش نہ ہوئی تھی۔ اور روئے زمین ایک ہی طرح کی آب و ہوا سے لُطف اندوز ہوتی تھی۔ جس سے سبزہ زار کی پیداوار کی حوصلہ افزائی ہوتی تھی۔

پیدائش 5:2 اور 6 آیت:

''اور زمین پر اَب تک کھیت کا کوئی پودا نہ تھا اور نہ میدان کی کوئی سبزی اَب

تک اُ گی تھی کیونکہ خُداوند خُدا نے زمین پر پانی نہیں برسایا تھا اور نہ زمین جوتنے کو
کوئی اِنسان تھا۔ بلکہ زمین سے کُہر اُٹھتی تھی اور تمام رویِ زمین کو سیراب کرتی تھی۔''

حال ہی میں ایک یُوتھ کیمپ میں یہ سوال پوچھا گیا کہ ''اَب زمین پر ڈائینوسار (بڑے بڑے جانور) کیوں نہیں ہوتے؟ یہ سوال بچوں کی طرف سے خاص طور پر بار بار پوچھا جاتا ہے۔

اِس سوال کا جواب جیسے کہ ہمارے حوالے میں دیا گیا ہے کہ خُدا جانتا تھا کہ طوفان کے بعد جس قسم کی آب و ہوا وہ شروع کرنا چاہتا تھا اُس میں اتنی زیادہ خوراک میسر نہیں ہو گی کہ وہ اِتنے بڑے مخلوق کا پیٹ بھر سکے۔ سبزہ جات کی اِتنی بڑی تعداد جو زمین کی سطح پر اُگتی تھی یقیناً بہت بڑی ہو گی جیسا کہ آج سائنس نے معلوم کیا ہے کہ سبزہ جات دبا دیئے گئے اور زیرِزمین پائے جاتے ہیں۔ اِن ہی کو ہم کوئلے کی کانیں کہتے ہیں۔ ہر وہ شخص جانتا ہے کہ کیوئینز لینڈ کے مرکز میں جو کھلی کانیں پائی جاتی ہیں اُن کی گہرائی میں جو کوئلہ پایا جاتا ہے اُسے دیکھ کر تصوّر کیا جا سکتا ہے کہ وہ سبزہ زار کتنا سخت طریقے سے اِکٹھا کیا گیا ہوگا۔ سائنس میں یہ بھی رپورٹ کیا گیا ہے کہ زمین سے نکلنے والا تیل بھی جانوروں کی ہڈیوں سے اور بقیہ جات سے اور درختوں اور اُن کے پھلوں سے بنا تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک نیا طریقہ معلوم کیا گیا ہے کہ کوکونٹ تیل یا ناریل کے تیل کو ایک ایسا ایندھن بنا دیا جائے جو کہ کاروں میں ڈیزل کے طور پر اِستعمال ہو۔ یہ نیا طریقہ موسموں کے وقت کے مطابق ہوگا۔ یعنی کاشت کرنے کا وقت، بارش کا وقت، اُگنے کا وقت، کٹائی کا وقت، سردی گرمی وغیرہ وغیرہ۔ جنہیں خُدا کنٹرول کرے گا۔

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو سوچتے ہیں کہ نُوح سب جانوروں کو محفوظ نہ کر کے خُدا کا نافرمان ہوا۔ بلاشبہ یہ درست نہیں ہے کیونکہ ہم پیدائش 19:6 تا 20 آیت میں پڑھتے ہیں۔

پیدائش 19:6 تا 20 آیت:

''اور جانوروں کی ہر قسم میں سے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے لینا کہ وہ تیرے ساتھ جیتے بچیں۔
وہ نر اور مادہ ہوں۔ اور پرندوں کی ہر قسم میں سے اور چرندوں کی ہر قسم میں سے اور زمین پر رینگنے والوں کی ہر قسم میں سے دو دو تیرے پاس آئیں تا کہ وہ جیتے بچیں۔''

ہم مزید پڑھتے ہیں کہ خُدا نے ہر قسم میں سے دو دو لینے کو کہا لیکن یہ نہیں کہ مختلف قسم کے یا ہر قسم کے ڈائینوسار کا مطلب جانتے ہیں یعنی خطرناک چھپکلی، نُوح نے بڑی فرماں برداری سے چھوٹی قسم کے جانوروں کو خُدا کے ہدایت کے مطابق لیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بعد کی دُنیا بڑے بڑے جانوروں کی پرورش نہیں کر سکے گی۔

اِن ہی زِندہ بچ جانے والی اقسام میں سے ہم جانوروں کی مختلف قسمیں آج دُنیا میں دیکھتے ہیں۔

ہم اپنی تھوڑی سی زِندگی میں جانوروں کی مختلف قسمیں دیکھ سکتے ہیں جو سب اِن اِبتدائی نسلوں سے ہی اخذ کئے گئے ہیں۔ اگر ہم چار ہزار سال قبل کے حالات کو ذہن میں رکھیں تو ہمیں جوابات مل جائیں گے۔

ہمارا حوالہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہمیں کبھی بھی خُدا کے کلام پر شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ ہمیشہ سے سچ ہے اور اِنسان کے بنائے گئے مذہب یعنی نظریہ اِرتقاء سے اِس کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ آخرکار یہ ہمارے اِیمان کا ہی اِمتحان ہے۔ ہم یا تو نظریہ اِرتقاء پر اِیمان رکھیں یا خُدا پر اور اُس کی خصوصی تخلیق پر۔ اُس کے کلام پر اِیمان رکھیں اور نظریہ اِرتقاء پر یقین نہ کریں۔کوئی درمیانہ راستہ نہیں ہے۔

بدقسمتی سے آج ہمیں ہرطرف سے دبایا جا رہا ہے کہ ہم خالق خُدا کی بجائے تخلیق کے نظریے کو مان لیں جو کہ ایک خطرہ ہے۔ پولوس رسول نے رومیوں کے خط میں خاص طور پر تنبیہہ کی ہے۔

رومیوں 1:25 آیت:

''اِس لئے کہ اُنہوں نے خُدا کی سچائی کو بدل کر جھوٹ بنا ڈالا اور مخلوقات کی زیادہ پرستش اور عبادت کی بہ نسبت اُس خالق کے جو اَبد تک محمود ہے آمین۔''

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.20 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: متی 13:24 تا 30 آیت

''اُس نے ایک اور تمثیل اُن کے سامنے پیش کر کے کہا کہ آسمان کی بادشاہی اُس آدمی کی مانند ہے جس نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بویا۔ مگر لوگوں کے سوتے میں اُس کا دُشمن آیا اور گیہوں میں کڑوے دانے بھی بو گیا۔ پس جب پتّیاں نکلیں اور بالیں آئیں تو وہ کڑوے دانے بھی دِکھائی دیئے۔ نوکروں نے آ کر گھر کے مالک سے کہا اَے خُداوند کیا تُو نے اپنے کھیت میں اچھا بیج نہ بویا تھا؟ اُس میں کڑوے دانے کہاں سے آ گئے؟۔ اُس نے اُن سے کہا یہ کسی دُشمن کا کام ہے۔ نوکروں نے اُس سے کہا تو کیا تُو چاہتا ہے کہ ہم جا کر اُنہیں جمع کریں؟۔ اُس نے کہا نہیں ایسا نہ ہو کہ کڑوے دانے جمع کرنے میں تم اُن کے ساتھ گیہوں بھی اُکھاڑ لو۔ کٹائی تک دونوں کو اِکٹھا بڑھنے دو اور کٹائی کے وقت میں کاٹنے والوں سے کہہ دوں گا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کر لو اور جلانے کے لئے اُن کے گٹھے باندھ لو اور گیہوں میرے کھتّے میں جمع کر دو۔''

جب میں اِس تمثیل کو پڑھتا ہوں اور اِسے سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں تو میرے نوٹس میں کچھ نکات آتے ہیں۔

1- یسُوع مسیح

جہاں پر یسُوع خُدا کا بیٹا مسیح بوتا ہے وہاں پر دُشمن جو کہ بے کار نہیں اُسی وقت پر اپنا بیج بوتا ہے لیکن جو فرق نظر آتا ہے وہ پھل لانے میں ہے۔ تب تک ہر چیز بالکل ایک جیسی معلوم ہوتی اور یہ جو مماثلت ہے اُس سے پریشانی پیدا ہوتی ہے۔ میں نے پڑھا کہ جب خُدا کوئی چرچ بناتا ہے شیطان بالکل اُس کے ساتھ ہی دوسرا چرچ بنا لیتا ہے۔

2- گھر کے مالک کا سکون (یسُوع مسیح)

نوکروں کی رپورٹ پر کہ گیہوں کے ساتھ کڑوے دانے بھی نکل آئے ہیں مالک پریشان نہیں ہوا۔ دُشمن نے یہ کیا ہے اور پھر بھی کر سکتا ہے اُس کے پاس وقت ہے۔ اور وہ لگاتار اِس وقت کو اِستعمال کرتا ہے۔

3- اِس کے بعد نوکر پوچھتے ہیں............

اَب کیا کیا جائے؟ وہ تجویز پیش کرتے ہیں (کڑوے دانے اِکٹھے کئے جائیں اور اُن کو نکال دیا جائے) لیکن وہ خود فیصلہ نہیں کرتے۔ یہ اُن کا کام نہیں ہے۔ وہ اُس سے پوچھتے ہیں یعنی مالک آخری فیصلہ کرتا ہے۔ گندم یا کڑوے دانے (پھل دار یا بے پھل)۔

4- کٹائی کا وقت

جب دونوں ''کٹائی کے لئے پک کر تیار ہوتے ہیں'' پھر اُس پر اُس کے مطابق عمل کیا کیا جائے گا۔

جب اِس بات کا یقین ہو جائے گا ''یہ اچھا ہے یا بُرا۔'' تب کڑوے دانوں کو باہر نکال دیا جائے گا (اِکٹھا کیا جائے گا) اُن کے گٹھے بنائے جائیں گے اور اُنہیں جلا دیا جلائے گا۔ لیکن گندم کو اِکٹھا کیا جائے گا اور اُنہیں ''میرے کھتّوں میں جمع کیا جائے گا''، گھر کا مالک کہتا ہے۔ ہم یقین کر سکتے ہیں کہ کاٹنے والے (خُدا کے فرشتے) بڑی عقل مندی سے گندم اور کڑوے دانوں کو علیحدہ کریں گے کیونکہ خُدا راستی کا خُدا ہے۔

5- میں اپنے لئے اِس تمثیل میں درج ذیل سبق حاصل کرتا ہوں

یسُوع نے 27 اور 38 آیت میں جو وضاحت پیش کی ہے مَیں اپنی زِندگی کو اُس کے مطابق دیکھتا ہوں یعنی کھیت کی مٹّی۔ اگر اچھا پھل لایا گیا تو خُدا کی بادشاہت کے فرزند کا ہلاکت کے فرزند کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ ہوسکتا ہے تھوڑا ہی ہو۔

یسُوع خود تیسری بات کا اِمکان بتاتا ہے آدھا گیہوں اور آدھا کڑوے دانے؟ لیکن ایسا ہو نہیں سکتا۔ پھر بھی ہم اکثر اوقات کوشش کرتے ہیں کہ ایسا ہو جائے۔

6- اِنسان کا دِل اُس کا باطن ہے یہ بھی ایک مسلمہ اصول ہے

گیہوں اور کڑوے دانے اِکٹھے بڑھ سکتے ہیں جیسے میٹھاس اور کڑواہٹ بغیر کسی مسئلے کے ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں۔ یہاں اِس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ہم رُوح القدس کی طاقت سے اپنی زِندگیوں میں ترتیب پیدا کریں۔

مکاشفہ 11:22 آیت میں ہم یوں پڑھتے ہیں:

''جو بُرائی کرتا ہے وہ بُرائی ہی کرتا جائے اور جو نجس ہے وہ نجس ہی ہوتا جائے اور جو راست باز ہے وہ راست بازی ہی کرتا جائے اور جو پاک ہے وہ پاک ہی ہوتا جائے۔''

اِس طرح ہم باقی ماندہ کے لئے فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ خُدا کا فرزند ہے یا بُرا فرزند ہے۔مَیں اِس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے لئے فیصلہ کرنا مُشکل نہیں ہو گا کہ ہم پھر کیا کرنا چاہتے ہیں؟ خُدا ہمیں صحیح سوچ اور صحیح لہجہ اِختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم جیسے بھی ہوں جہاں بھی ہوں ہمیشہ نئے بنتے جائیں۔یعنی کلام کے مطابق اور ہر طرح کی دھمکی کو جلا دیں۔ ہمیشہ کی زِندگی کا وعدہ تا کہ ہم خُدا کے گھر میں ہمیشہ سکونت کرسکیں یہ ہی کافی جذبہ ہے جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرسکتا ہے۔

اپاسٹل ورنزویز(ریٹائرڈ)
ساؤتھ جرمنی

Word of Life No.21 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: عبرانیوں 16:9 تا 17 آیت

''کیونکہ جہاں وصیّت ہے وہاں وصیت کرنے والے کی موت بھی ثابت ہونا ضرور ہے۔ اِس لئے کہ وصیّت موت کے بعد ہی جاری ہوتی ہے اور جب تک وصیّت کرنے والا زِندہ رہتا ہے اُس کا اجراء نہیں ہوتا۔''

اِس خط کے لکھنے والے ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہر شخص اپنی وصیّت یا مرضی کو بناتا ہے۔ جو اُس وقت تک جاری نہیں ہوتی جب تک وصیّت کرنے والا زِندہ ہوتا ہے اور اِس کو موثر ہونے کے لئے اُس کو مرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہی حال ہمارے خُداوند کا ہے اُس کی وصیّت یا نیا عہدنامہ جاری نہیں ہوسکتا تھا جب تک کہ وہ زِندہ تھا۔ اِس کو موثر کرنے کے لئے ضروری تھا کہ وہ مرے۔ پُرانے نبیوں نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ ایک نیا عہد پُرانے کی جگہ لے لے گا۔

دیکھیں یرمیاہ 31:31 تا 34 آیت:

''دیکھ وہ دِن آتے ہیں خُداوند فرماتا ہے جب مَیں اِسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے

کے ساتھ نیا عہد باندھوں گا۔ اُس عہد کے مطابق نہیں جومَیں نے اُن کے باپ دادا سے کیا جب مَیں نے اُن کی دستگیری کی تا کہ اُن کو مُلکِ مِصر سے نکال لاؤں اور اُنہوں نے میرے اُس عہد کو توڑا اگرچہ مَیں اُن کا مالک تھا خُداوند فرماتا ہے۔ بلکہ یہ وہ عہد ہے جومَیں اُن دِنوں کے بعد اِسرائیل کے گھرانے سے باندھوں گا۔ خُداوند فرماتا ہے مَیں اپنی شریعت اُن کے باطن میں رکھوں گا اور اُن کے دِل پر اُسے لکھوں گا اور مَیں اُن کا خُدا ہوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے۔ اور وہ پھر اپنے اپنے پڑوسی اور اپنے اپنے بھائی کو یہ کہہ کر تعلیم نہیں دیں گے کہ خُداوند کو پہچانوں کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک وہ سب مجھے جانیں گے خداوند فرماتا ہے اِس لئے کہ مَیں اُن کی بدکرداری کو بخش دُوں گا اور اُن کے گُناہ کو یاد نہ کروں گا۔''

ہمارے خُداوند نے بھی اِس کی تصدیق کی کہ اِس عہد کو قائم کرنے کے لئے خُون چھڑکا جانا تھا۔

متی 28:26 آیت:

''کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خُون ہے جو بہتیروں کے لئے گُناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔''

پولوس رسول نے رومیوں 27:11 آیت میں فرمایا ہے:

''اور اُن کے ساتھ میرا یہ عہد ہو گا۔ جبکہ مَیں اُن کے گُناہوں کو دُور کر دُوں گا۔

یہ اِس نئے عہد کا ایک اہم حِصّہ ہوگا۔

آیئے ہم اُن شقوں پر غور کریں جو کہ ہمارے خُداوند نے اپنی وصیّت میں بیان کی ہیں جو اُس کے آخری اِلفاظ بھی تھے۔ یاد رہے کہ وصیّت کسی کی جائیداد کی تقسیم کے متعلق بیان کرتی ہے جن کا اِن اِنعاموں میں کوئی حصّہ نہیں ہے۔

-1 لوقا 34:23 آیت:

''یسُوع نے کہا اَے باپ اِن کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں......۔''

وہ اپنے باپ سے درخواست کرتا ہے کہ غیر قوموں کو اُن کے گُناہ معاف کر جو کہ اَب اُس کی دُلہن میں شامل ہو گئے ہیں۔ پڑھیں زبور 2 کیسا اِنعام ہے!

-2 لوقا 43:23 آیت:

''اُس نے اُس سے کہا مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔''

نئے عہد کے تحت اب مسیحیوں کے لئے دوزخ مقدر نہیں ہے، فردوس یا بہشت کھل چکا ہے۔

2- کرنتھیوں 4:12 آیت، مکاشفہ 7:2 آیت، کیسا اِنعام ہے!

-3 یوحنا 26:19 تا 27 آیت:

''اَے عورت دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے۔ دیکھ تیری ماں یہ ہے۔''

یہ تعارف کراتا ہے کہ کلیسیاء کو پوری دُنیا میں مسیح میں ایک ہونا ہے۔ سب مِل کر خُدا کا ایک خاندان۔ پڑھیں متی 46:12 تا 50 آیت، کیسا اِنعام ہے!

-4 یوحنا 28:19 آیت:

''میں پیاسا ہوں!''

ہمارا خُداوند مستقبل کے متعلق بتا رہا تھا کہ وہ کلیسیاء میں راست بازی کے لئے پیاسا ہے لیکن وہ اپنی راست بازی کا اضافہ اِس میں کر دے گا اور سب کو مُفت تقسیم کرے گا۔ دیکھیں زبور 10:85 آیت، متی 15:3 آیت، رومیوں 21:5 آیت، کیسا اِنعام ہے!

-5 یوحنا 30:19 آیت:

''تمام ہوا!''

ہمارے خُداوند نے شریعت کے تحت دی جانے والی تمام سزاؤں کو ختم کر دیا۔ شریعت کے تمام قانون بے اثر ہو کر رہ گئے۔ ہیکل کا پردہ اُوپر سے نیچے تک پھٹ گیا تاکہ ہر کوئی اندر دیکھ سکے۔ پُرانا عہد ختم ہو چکا نیا عہد شروع ہو چکا تھا۔ ایک بے گُناہ شخص نے تکلیف اُٹھائی اور اَب خُدا نے پُرانے کو ختم کر دیا اور نیا دَور شرع ہو گیا۔ اب فضل کا طریقہ ہی کام آئے گا۔

دیکھیں، زکریاہ 6:4 تا 7 آیت، یوحنا 16:1 اور 17 آیت، کیسا اِنعام ہے!

-6 مرقس 34:15 آیت:

''......الوہی، الوہی لما سبقتنی جس کا ترجمہ ہے اَے میرے خُدا! اَے میرے خُدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟''

شریعت کے مطابق خُدا ایسے شخص کے ساتھ کھڑا نہیں ہو سکتا تھا جو گُنہگار تھا۔ ہمارے خُداوند نے تمام جہان کے گُناہوں کو اپنے اُوپر لے لیا اور اُس کی زِندگی میں پہلی دفعہ اُس کے باپ کو اُسے چھوڑنا پڑا۔ (زبور 22:31 آیت، لوقا 42:22، (یہ وہ پیالہ تھا جس کے لئے اُس نے دُعا کی کہ وہ اُس سے ٹل جائے)۔ یسعیاہ 7:54 تا 8 آیت۔

چونکہ ہمارے خُداوند کو اُس درد کی سمجھ تھی جو خُدا کے اُس کو چھوڑنے سے پیدا ہوا اگرچہ یہ ایک لمحے کے لئے ہی تھا لیکن اُس نے اُس کو ایک ایسی جگہ پر لا دیا کہ آئندہ مستقبل میں اُس کی ضرورت نہ رہے (عبرانیوں 15:3 آیت، متی 20:18 آیت، متی 28:11 آیت، یوحنا 18:14 آیت)۔ یہ کیسا اِنعام ہے!

7-	لوقا 46:23 آیت:

''اَے باپ مَیں اپنی رُوح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔''

ہمارے خُداوند کا یہ آخری عمل وہ عمل ہے جو کلیسیاء میں خود اعتمادی پیدا کرتا ہے کہ وہ یہ اعلان کرے کہ جسم کے مر جانے سے خُدا زِندگی ختم نہیں کرتا۔ ہم اپنی رُوح کو خُدا کے ہاتھوں میں سونپتے ہیں (یوحنا 25:11 آیت، 2- کرنتھیوں 4:13 آیت، یوحنا 11:11 تا 14 آیت، مکاشفہ 7:1 آیت (رُوحوں کے بادل) یہ کیسا اِنعام ہے!

اُسی کی موت اور مُہر کی وجہ سے نیا عہد مکمل ہوگیا۔ یوحنا 34:19 تا 35 آیت اَب ہمارے خُداوند کو اپنے ٹرسٹی (بااعتماد لوگوں) کو مقرر کرنا تھا جو کہ اُس کی وصیّت اور مرضی کو مُنظم کرسکیں جو کہ اُس کی آخری وصیّت ہے۔ یہ اُس وقت ہوا جب وہ قبر میں سے زِندہ ہوگیا اور اپنے اپاسٹلز کو مقرر کیا۔

(یوحنا 21:20 آیت:

''یسُوع نے پھر اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو! جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اُسی طرح مَیں بھی تمہیں بھیجتا ہوں۔''

یہ برکتیں آج بھی ہر نئے اِیمان داروں کے لئے ہر روز سچی ہیں۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life	No.22 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1- سیموائیل 49:17 تا 50 آیت

''اور داؤد نے اپنے تھیلے میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اُس میں سے ایک پتھر لیا۔ اور فلاخن میں رکھ کر اُس فلستی کے ماتھے پر مارا اور وہ پتھر اُس کے ماتھے کے اندر گھس گیا اور وہ زمین پر مُنہ کے بل گر پڑا۔ سو داؤد اُس فلاخن اور ایک پتھر سے اُس فلستی پر غالب آیا اور اُس فلستی کو مارا اور قتل کیا اور داؤد کے ہاتھ میں تلوار نہ تھی۔''

داؤد اور جاتی جولیت کی کہانی کو مناسب طریقے سے سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اُس کو شروع سے جانیں۔

داؤد کو خُدا نے خاص طور پر چُن لیا اور اپنے کاہن اور نبی سیموائیل کو مقرر کیا کہ وہ اُس کو مسح کرے۔ یسُوع کی طرح

داوٗد کا تعلق بیت الحم سے تھا۔ اُس کے باپ کا نام یسی تھا۔ یسُوع کا نسب نامہ داوٗد سے تھا جو یسی سے اپنی پڑدادی راحب سے ملتا ہے جس نے بوعز سے شادی کی۔ اِس پوری نسل میں خُدا کی برکت تھی کیونکہ راحب وہ عورت تھی جس نے یشوع کے زمانے میں جاسوسوں کی مدد کی اور اِس طرح بنی اِسرائیل ارضِ موعود پر قابض ہو گئے۔ یہ کسبی راحب دُنیا کی سب سے بڑی برکت والی عورت بن گئی اِسی طرح نوجوان چرواہا داوٗد عظیم دیو کو قتل کرنے والا اِسرائیل کا بادشاہ بن گیا۔ یسُوع جو کہ غریب ترکھان تھا بادشاہوں کا بادشاہ بن گیا۔ سب کچھ اِس لئے کہ خُدا (1- سیموائیل 17:16 آیت):

کیونکہ خُداوند اِنسان کی مانند نظر نہیں کرتا اِس لئے کہ اِنسان ظاہری صورت کو دیکھتا ہے اور خُداوند دِل پر نظر کرتا ہے۔

اِن سب لوگوں کے اندر کچھ ملتی جُلتی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ وہ خُدا سے پیار کرتے تھے اور اپنی باتوں کو نافذ کرنے کے لئے بے خوف تھے۔

جاتی جولیت کا پیتل کا خود تھا۔ زرہ بکتر تھی اور بہت بڑا نیزہ اور ڈھال تھی۔ (1- سیموائیل 5:17 تا 7 آیت) داوٗد کو بھی ساوٗل بادشاہ کی طرف سے زرہ بکتر پیش کی گئی لیکن اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ اُس کو نہیں پہنے گا۔ اِس کی بجائے اُس نے پانچ چکنے پتھروں کو لیا اور اُنہیں اپنے تھیلے یا فلاخن میں ڈالا۔

جب جاتی جولیت کا مقابلہ داوٗد سے ہوا تو اُس نے بہت بے عزتی محسوس کی کہ اِسرائیلیوں نے ایک نوجوان لڑکے کو لاٹھی دے کر بھیجا ہے کہ وہ اُس کا مقابلہ کرے۔ اُس نے داوٗد پر لعنت کی اور دھمکی دی کہ وہ اُس کا گوشت پرندوں اور جانوروں کو دے گا۔ (1- سیموائیل 43:17 تا 44 آیت)۔

1- سیموائیل 45:17 تا 46 آیت:

> ''اور داوٗد نے اُس فلستی سے کہا تُو تلوار، بھالا اور برچھی لئے ہوئے میرے پاس آتا ہے پر مَیں رب الافواج کے نام سے جو اِسرائیل کے لشکروں کا خُدا ہے جس کی تُو نے فضیحت کی ہے تیرے پاس آتا ہوں۔ اور آج ہی کے دِن خُداوند تجھ کو میرے ہاتھ میں کر دے گا اور مَیں تجھ کو مار کر تیرا سر تجھ پر سے اُتار لوں گا اور مَیں آج کے دِن فلستیوں کے لشکر کی لاشیں ہوائی پرندوں اور زمین کے جنگلی جانوروں کو دوں گا تا کہ دُنیا جان لے کہ اِسرائیل میں ایک ہی خُدا ہے۔''

پھر جیسا ہم اپنے حوالہ میں دیکھتے ہیں یہ لڑائی بے شک بہت مختصر تھی، اُس دیو کو موقع ہی نہ مل سکا کہ اپنے بھالے اور تلوار کو کام میں لا سکے نہ ہی اُس کی زرہ بکتر اور خود اُس کو بچا سکے۔ صرف ایک لمحے میں یہ سب کچھ ہو گیا اِس میں صرف پانچ میں سے ایک پتھر جو کہ داوٗد اپنے تھیلے میں لے گیا وہ اُس کے غیر محفوظ ماتھے پر جا کر لگا اور اُس کی کھوپڑی میں جا گھسا اور وہ فوری طور پر اپنے منہ کے بل گر کر مر گیا۔

آج کل لوگ یہی چیز کہتے ہیں۔ یسُوع نے کہا اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر اِیمان ہوتو ہم اِس بڑے درخت کو کہیں کہ تُو سمندر میں گر جا (لوقا 6:17 آیت) تو ایسا ہو جائے گا۔

میرے بھائیو اور بہنو! جب حالات اور مسائل آپ پر حاوی ہو جائیں تو اپنے رُوحانی آباؤ اجداد کو یاد کریں۔ دلیری اور یسُوع پر اِیمان کے وسیلے سے ہر چیز ممکن ہے۔

اپاسٹل بل ایری (مرحوم)

برطانیہ

Word of Life No.23 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: رومیوں 11:8 تا 14 آیت

''اور اگر اُسی کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے جس نے یسُوع کو مُردوں میں سے جلاّیا تو جس نے مسیح یسُوع کو مُردوں میں سے جلاّیا وہ تمہارے فانی بدنوں کو بھی اپنے اُس رُوح کے وسیلہ سے زِندہ کرے گا جو تم میں بسا ہوا ہے۔

''پس اَے بھائیو! ہم قرضدار تو ہیں مگر جسم کے نہیں کہ جسم کے مطابق زِندگی گزاریں۔ کیونکہ اگر تم جسم کے مطابق زِندگی گزارو گے تو ضرور مرو گے اور اگر رُوح سے بدن کے کاموں کو نیست و نابود کرو گے تو جیتے رہو گے۔ اِس لئے کہ جتنے خُدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خُدا کے بیٹے ہیں۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیں خُدا کے رُوح کو اپنے اندرقائم رکھنا ہے۔ بپتسمہ کے وقت رُوح القدس کو ہمارے اندر رکھا گیا تھا۔ سیلنگ کے وقت اِس کو مسح کیا گیا۔ اور یہ ہمارے اندر اُس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ ہمارے جسم قبر میں سے زِندہ نہ کئے جائیں اور جب تک ہم زِندہ ہیں ہم جسم میں رُوح کے قرضدار ہیں۔

ہم شُکرگزار ہیں کہ ہمیں اِس کی بُلاہٹ دی گئی ہے اور ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے جسموں کو اِس طرح سے تیار کریں جس میں رُوح القدس سکونت کرے۔ اُس کی موجودگی وہاں ہمیشہ کے لئے ہو۔ اگر ہمیں شک ہے کہ وہ رُوح ہم میں نہیں ہے تو جاننے کے لئے یہ پہلا قدم ہو گا کہ ہم بائبل مقدس کے مطابق زندگی بسر نہیں کر رہے۔

عبرانیوں 9:4 تا 11 آیت:

''پس خُدا کی اُمّت کے لئے سبت کا آرام باقی ہے۔ کیونکہ جو اُس کے آرام میں داخل ہوا اُس نے بھی خُدا کی طرح اپنے کاموں کو پورا کر کے آرام کیا۔ پس آؤ ہم اُس آرام میں داخل ہونے کی کوشش کریں تاکہ اُن کی طرح نافرمانی کرکے کوئی شخص گر نہ پڑے۔''

اِس کے متعلق کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔

پورے کلامِ مقدس میں اِس کی گواہیاں موجود ہیں کہ ایسا ہوسکتا ہے۔ الیشیع نبی جب اِس دُنیا سے رخصت ہوا تو اُسے ایک قبر میں رکھا گیا۔ ہم جانتے ہیں کہ الشیع نبی میں رُوح القدس کی دُگنا طاقت تھی۔ جب اُس نے ایلیاہ نبی کو آسمان پر جاتے دیکھا۔ الیشع نبی کافی لمبے عرصے تک قبر میں پڑا رہا۔ اور اب اُس کا جسم صرف ہڈیاں ہی تھیں۔ 2-سلاطین 20 تا 21 آیت میں ہم پڑھتے ہیں کہ ایک آدمی کو اُس قبر میں دفن کیا جا رہا تھا تو اُنہوں نے دُشمن کی فوج کو آتے دیکھا، اِس لئے اُن کو جنازہ وہیں چھوڑنا پڑا۔ اُنہوں نے اُس کی لاش کو الیشع کی قبر میں ڈال دیا۔ اُنہوں نے دیکھا کہ وہ آدمی اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جب اُس کا جسم الشیع کی ہڈیوں سے لگ گیا اور وہ دوبارہ زِندہ ہو گیا۔ ہمیں اِس بات پر شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اِس شک کی وجہ سے ہم اُس قبر میں سے زِندہ ہونے کے عمل کاحِصّہ نہیں بن سکتے۔ حزقی ایل 1:37 تا 10 آیت، اُس نے پشینگوئی کی جب اُس کو رویا میں دِکھایا گیا کہ ہڈیوں کی وادی میں کیا یہ ہڈیاں زِندہ ہوسکتی ہیں۔ اُس نے جواب دیا ''اَے خُداوند، تُو ہی جانتا ہے'' پھر اِس کے بعد اُس نے دیکھا کہ یہ ہڈیاں دوبارہ زِندہ ہوگئیں۔ اُن پر کھال اور گوشت چڑھ گیا لیکن اُن میں زِندگی نہ تھی۔ کیونکہ نبی کے پاس کوئی اِختیارنہیں۔ آج کلیسیاء کو بھی ضرورت ہے کہ وہ اِس کی گواہی دے کہ زِندہ ہونے کا عمل ممکن ہوسکتا ہے لیکن اُس کے پاس اِس کو زِندہ کرنے کا اِختیارنہیں ہے۔

نبی کو کہا گیا کہ زمین کی چاروں طرف کی ہواؤں کو بُلا تاکہ وہ چلیں اور اُن لوگوں کے اندر زِندگی کا سانس دوبارہ پیدا ہوا۔ چنانچہ رُوح القدس کو بُلایا گیا اور اُنہوں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی فوج اُٹھ کر دوبارہ زمین پر چل پڑی۔ اور ایسا ہو گا کہ جب ہمارا خُداوند واپس آئے گا وہ زِندہ ہونے کے عمل کو دہرائے گا کیونکہ وہ ہی ایسا کرسکتا ہے۔ اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم بھی آخرت کا خزانہ جمع کریں اور جیسا پولوس رسول نے کہا ہے، ہم قرض دار تو ہیں لیکن جسم کے نہیں بلکہ آپس کی محبت کے۔ ہم اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھیں۔ عشائے ربانی کے ذریعے گُناہوں کی معافی کو حاصل کرتے رہیں اور جو کچھ ہم بولتے ہیں اُس کے متعلق احتیاط کریں۔ یہ دیکھیں کہ ہمارے اعمال کیسے ہیں۔ اپنے اِن جسموں کو ایسے برتن بنائیں جن میں رُوح القدس سکونت کرتا ہے کیونکہ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کب ہمیں اِس رُوح کی قبر میں ضرورت پڑے، اُس عظیم دِن پر جس کا ہمیں اِنتظار ہے۔ ہمیں شک نہیں کرنا چاہیے ہم کلامِ مقدس میں پڑھ سکتے ہیں کہ جب شک آتا ہے تو کیا ہوتا ہے۔

متی 24:14 تا 31 آیت، ہم پطرس رسول کے متعلق پڑھ سکتے ہیں جب وہ کشتی میں تھے اور خُداوند پانی پر چلتے

ہوئے اُن کے پاس آئے۔ وہ حیران ہو گئے اور اُنہوں نے سوچا کہ کوئی بھوت ہے لیکن اُس نے کہا ''بھوت نہیں بلکہ مَیں ہوں۔'' اُس نے پطرس سے کہا میرے پاس آ۔

پطرس نے شک نہ کیا اُسے کوئی شک نہیں تھا کہ وہ خُداوند ہے۔ اُسے کوئی شک نہیں تھا کہ خُداوند کے پاس یہ کرنے کا اختیار ہے اِس لئے وہ پانی پر چل کر خُداوند کی طرف آیا لیکن جونہی طوفان آیا اور تیز ہوا چلنے لگی تو شک اُس کے اندر پیدا ہونے لگا اور وہ پانی میں ڈُوبنے لگا۔ اور ہمارے خُداوند نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس کو پکڑا اور اُسے بچا لیا۔ ہمارے لئے بھی بالکل ایسے ہی ہے ہمیں بالکل شک نہیں کرنا چاہیے کہ بہشت ہے۔ ہمیں یہ بھی شک نہیں کرنا چاہیے کہ قیامت کا دِن مقرر ہے۔ ہمیں یہ شک نہیں کرنا چاہیے کہ ہم نئے سِرے سے پیدا ہوں گے۔

ہمیں اِس بات کا بھی شک نہیں ہونا چاہیے کہ سب وفاداروں کے لئے خُدا کی بادشاہت آئے گی۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.24 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: یوحنا 13:16 تا 15 آیت

''لیکن جب وہ یعنی رُوحِ حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دِکھائے گا۔ اِس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ اِس لئے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبریں دے گا۔ جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے۔ اِس لئے مَیں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دے گا۔''

اے رُوحِ حق آ اور ہمارے اندر وہ اپنی روشنی کو صاف طور پر دِکھا دھوکے اور فریب کو ہم سے دُور کر اپنے رُوح کی آگ ہم پر ڈال ہمارے دِلوں کو جنبش دے ہونٹوں کو بولنا سِکھا تا کہ وہ سب جو سچائی پر قائم ہیں وہ خُداوند کے متعلق جانیں گے۔

یوحنا رسول اپنے پہلے خط میں (1-یوحنا 1:14 تا 2 آیت) ہم پڑھتے ہیں۔

''اے عزیزو ہر ایک رُوح کا یقین نہ کرو۔ بلکہ رُوحوں کو آزماؤ کہ وہ خُدا کی طرف سے ہیں یا نہیں۔''

خُدا کا رُوح ہم سے سمجھ داری اور سچائی پر غور کرنے کی رُوح کو لے نہیں لے گا۔ بلکہ ہماری مدد کرے گا کہ ہم اِس

کے اندر گھس جائیں۔ اور رُوح کی مستعدی کی وجہ سے اپنے آپ کو اِس انداز سے اپنائیں تا کہ پاک رُوح ہمارے اندر سکونت کرے اور وہ عظیم طاقت ہم کو حاصل ہو جائے۔

رومیوں 14:8 آیت:

''اِس لئے کہ جتنے خُدا کی رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خُدا کے بیٹے ہیں۔''

ہمیں اپنے حوالے کے مطابق مطمئن ہوجانا ہی کافی نہیں بلکہ ہمیں اپنے ذہن کو اِس طرح بنانا ہے کہ ہم خُدا کے بیٹے ہیں۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیے''اے رُوحِ حق ہمارے پاس آ۔'' اور کوشش کرنی چاہیے کہ واقعی ایسا ہو۔

اگر یسُوع کا کلام ہمارے اندر نہیں تو کیا ہم اِیمان رکھتے ہیں کہ رُوحِ حق ہمارے اندر ہے؟ اور یہ کہ کیا وہ ہمیں آزاد کرتا ہے؟ یعنی غلطیوں سے آزاد کرتا ہے۔ خود پرستی سے آزاد کرتا ہے۔ تکلیف اور خوف سے آزاد کرتا ہے اور ظلم سے آزاد کرتا ہے۔ رُوح القدس نے پولوس رسول کو اِس قابل کیا کہ وہ بولے اور دیکھے کہ اَب رُوح کو ہمارے لئے کیا کرنا ہے اور پھر ہم اُس کو ادا کریں گے۔''اگر کوئی مسیح میں ہے وہ نیا مخلوق ہے۔'' کیا وہ اِس پر عمل کرے گا یا چھوڑ دے گا۔ اور اپنی عقل کی رُوحانی حالت میں نئے بنتے جاوَ۔

افسیوں 22:4 تا 24 آیت:

''کہ تم اپنے اگلے چال چلن کو اُس پُرانی اِنسانیت کو اُتار ڈالو جو فریب کی شہوتوں کے سبب سے خراب ہوتی جاتی ہے۔ اور اپنی عقل کی رُوحانی حالت میں نئے بنتے جاوَ۔ اور نئی اِنسانیت کو پہنو جو خُدا کے مطابق سچائی کی راست بازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔''

یہاں پر پولوس رسول ہمیں بڑی ٹھوس دانائی کی بات بتاتا ہے تا کہ ہمیں پتہ چلے کہ ہمیں مسیح اور رُوح القدس میں رہتے ہوئے کیا کرنا چاہیے۔

رُوح القدس کی آگ میں سے کچھ ہم پر بھی ڈال دے ہمارے دِلوں کو ہلا دے اور ہمارے لبوں کو بولنے کی توفیق عطا فرما۔ تا کہ ہم اصلی آگ کی طرح اُونچے کوحلیم سے جُدا کر کے (رُوحانی) طور پر خُدا کے کلام کو اپنے ہونٹوں سے بولیں اور رُوح القدس کی آگ سے صاف صاف بات کریں۔ جو دُنیا دار لوگ ہیں وہ اپنے آپ کو رُوح القدس سے کاٹ لیتے ہیں اور یہ اُن کے دِلوں میں نہیں ہوتا جو سو جاتے ہیں رُوح القدس ہمارے دِل کے دروازوں کو کھول دیتا ہے ہماری آنکھوں کو کھولتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ کون ہمارے اِیمان کا لکھنے والا ہے۔

یوحنا 14:16 آیت:

''اِس لئے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبریں دے گا......''

یہ رُوح القدس ہی ہے جو ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ یسُوع مسیح جسم میں پیدا ہوا۔ ہمارے لئے یسُوع مسیح کا مطلب ہے خُدا

کا فضل جو کہ ہمارے لئے بڑا قیمتی ہے کیونکہ وہ ہماری کمزوریوں میں ہماری مدد کرتا ہے۔ ایسی زِندگی جو رُوح القدس کے تحت چلتی ہے اُس میں رُوح کے پھل ظاہر ہوتے ہیں۔ اِبتدائی مسیحیوں کی یہ بہت بڑی گواہی تھی کہ وہ اپاسٹلز کی تعلیم پر قائم رہے۔ اِکٹھے روٹی توڑتے وغیرہ وغیرہ۔

یہ بڑی شان دار حقیقت ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے قریب رہتے ہیں یا ایک دوسرے کی مخالفت میں رہتے ہیں لیکن ایک دوسرے کے ساتھ نہیں رہتے۔

یہاں ہی وہ بڑا خطرہ درپیش ہے جب ہم کسی دوسرے کے ساتھ اُس بات کے لئے تعلق رکھتے ہیں جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ یہ جھوٹ ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے یسُوع نے تو کہا تھا ایک دوسرے کا بوجھ اُٹھایا کرو۔ لیکن اپنے آپ کو نمایاں نہ کرو۔ جب ہماری زِندگی کے کام رُوح القدس کی تعلیم کے مطابق نہیں تو ہمارے گُناہ اتنے زیادہ دُگنے ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص مثال کے طور پر رُوح القدس کے تحت زِندگی گزارتا ہے ہم اور بھی بڑی چیزیں کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم اِس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یسُوع ہی مسیح ہے۔

2- تمیتھیس 7:1 آیت:

''کیونکہ خُدا نے ہمیں دہشت کی رُوح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور تربیت کی رُوح دی ہے۔''

جو اہم چیز نوٹ کرنے والی ہے وہ خُدا کا وعدہ ہے جو وہ ہمیشہ پورا کرے گا۔ بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ اَب تو نہیں لیکن میرا وقت آتا ہے پھر ہم اِکٹھے مل کر مستقبل کی باتیں بائبل مقدس کے مطابق کیا کریں گے۔

اِس کی سب باتیں پوری ہوں گی۔

کس سال میں یہ خُدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن ہم تو خُدا کی بادشاہت کی تلاش میں رہیں گے۔

تنبیہہ: تمام رُوحوں کا یقین نہ کر۔ یہ پتہ لگا کہ جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے وہ دُنیا میں نکل چکے ہیں۔

آیئے ہم دُعا کریں کہ رُوح القدس کا کام جمود کا شکار نہ ہونے پائے۔

(ہم اِیمان رکھتے ہیں رُوح القدس پر عالمگیر رُوحانی اپاسٹالک چرچ مقدسوں کی رفاقت۔ گُناہوں کی معافی اور مخلصی مُردوں کے جی اُٹھنے پر اور ہمیشہ کی زِندگی پر۔)

اپاسٹل ارنسٹ کینز

جرمنی